"خاتم النبیین" کا مفہوم: سید انور شاہ کشمیری کے تفسیری نکات کا مطالعہ

(*The Meaning of Khātam al-Nabiyyīn: A Study of Explanatory Arguments by Syed Anwar Shāh Kashmīrī*)

حافظ فرید الدین*
ڈاکٹر محمد عمران**
محمد فیاض***

Abstract

Qurānic words *"Khātam al-Nabiyyīn"* in *al-Aḥzāb 40* have unanimously been interpreted as "the Last Messenger" by all Muslim exegetes. *Mirzā Qādiānī* making space for his claim of prophethood interpreted the relevant words in a different way. He has been responded by many Muslim scholars including *Syed Anwar Shāh Kashmīrī.* This paper studies *Kashmīrī's* response in his writing *"Khātam al-Nabiyyīn"*. It finds that *Kashmīrī* successfully refuted *Qādiānī's* view on the subject. Providing arguments from Quran, *Ḥadīth,* logic etc. it verifies that the words *"Khātam al-Nabiyyīn"* have just been used to elucidate the finality of the prophethood of Prophet Muhammad (Peace be upon him).

Key Words: *Kashmīrī, Khātam al-Nabiyyīn, Qādiānī*

سورۂ احزاب آیت چالیس میں قرآنی الفاظ خاتم النبیین کا اہلِ اسلام کے یہاں یہی مفہوم لیا جاتا رہا ہے کہ آں جناب ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، لیکن ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ان الفاظ کی مختلف تعبیر کرکے، اپنے دعوائے نبوت کے لیے گنجایش پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اس کے جواب میں مسلم علما و محققین نے تحقیق و

---

* پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
** اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، دی اسلامیہ یونیورسٹی آف بہاولپور
*** محمد فیاض ایم فل سکالر، شعبہ تقابل ادیان وعلوم اسلامیہ یونی ورسٹی آف سندھ جامشورو

علمی دلائل سے ثابت کیا کہ مرزا کی یہ تعبیرات باطل ہیں۔ اس سلسلے میں کام کرنے والے مختلف علما و محققین میں ایک نمایاں نام برصغیر کے معروف عالم سید محمد انور شاہ کشمیری (1875ء-1933ء) کا ہے۔ آپ نے جو وقیع علمی سرمایہ یادگار چھوڑا ان میں ایک تصنیف " خاتم النبیین" ہے۔ یہ ان کی زندگی کی آخری تصنیف ہے۔ فارسی زبان میں اس تصنیف کے بارے میں سید انور شاہ کشمیری نے خود کہا تھا کہ یہ ان لیے سامانِ آخرت ہے۔ یہ تصنیف مولانا کی وفات سے چند روز قبل مکمل ہوئی۔ نے اس کی تبییض، تخریج اور اُردو ترجمہ مولانا یوسف لدھیانوی کے قلم سے ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اس کتاب کو شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں خاتم النبیین کی شرح کی گئی اور ضمنی طور پر قرآن مجید کی دیگر 68 آیات اور 36 احادیث سے عقیدہ ختم نبوت پر دلائل فراہم کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب دو حصوں، اٹھارہ فصول اور 230 فقرات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی ابتدا میں شاہ صاحب نے اس کا مقصدِ تالیف یہی بیان کیا ہے کہ یہ مقالہ ختم نبوت اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں مرزا قادیانی کے الحاد و زندقہ اور کفر و ارتداد کے رد میں تحریر کیا گیا ہے۔ ان سطور میں اس وقیع مقالے کا مطالعہ پیش نظر ہے۔ اس مطالعے میں ان نکات کو سامنے لایا جا رہا ہے جو خاتم النبیین کے مفہوم سے متعلق مرزا قادیانی کے نظریات کی تردید پر مبنی ہیں۔

ابوت کی نفی

شاہ صاحب کے مطابق خاتم النبیین والی آیت میں سلسلہ ابوت کی نفی اور ختم نبوت کا اثبات کیا گیا ہے۔ سلسلہ ابوت اور نبوت بلافصل کے درمیان تلازم عقلی یا شرعی اگرچہ نہیں، لیکن سلسلہ نبوت جاری کرنے میں سنت الٰہیہ یہی رہی ہے کہ جس شخصیت سے سلسلہ ابوت جاری کیا جائے اُسی سے سلسلہ نبوت بھی جاری ہو۔ لہٰذا اس سنت کے پیش نظر خیال ہو سکتا تھا کہ اب یہ سلسلہ نبوت شاید حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی اولاد میں جاری کیا جائے گا۔ اسی وہم کو دور کرنے کے لیے فرمایا کہ سلسلہ ابوت جاری نہیں ہوگا بلکہ خود آپ ﷺ کی نبوت کا سلسلہ ہی تا قیامت قائم و دائم رہے گا۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبوت نہیں ہوگی۔ " مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا۔"[1] میں کلام کی وجہ ربط جو حرف لکن میں شرط قرار دی گئی ہے، وہ یہ کہ لکن سے قبل آپ ﷺ کی ابوت کی نفی کی گئی ہے اور لکن کے بعد آپ ﷺ کے لیے رسالت و خاتمیت کا اثبات کیا گیا ہے۔[2]

---

[1] الاحزاب 33: 40۔

[2] سید انور شاہ کشمیری، خاتم النبیین، مترجم۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی (ملتان: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، 2001ء)، 4 ۔

نفیِ اجرائے نبوت

آں حضرت ﷺ اجرائے نبوت کے لیے نہیں بلکہ ختم نبوت کے لیے ہیں۔ یہ آیت اجرائے نبوت باالاستفادہ کی بدرجہ اولیٰ نفی کرتی ہے، کیونکہ استفادہ کی صورت میں ابوت اور بھی واضح تر ہے۔ برعکس اس کے کہ نبوت مستقلہ میں ابوت اس قدر واضح نہیں۔[3] یعنی جب ابوت کی ہی نفی کر دی گئی تو استفادہ کی نفی بدرجہ اتم ہو جاتی ہے۔

اشخاصِ انبیا کی خاتمیت

خاتم النبیین اس لیے فرمایا کہ آپ ﷺ اشخاص انبیا کے خاتم اور آخری فرد ہیں، اور سلسلۂ نبوت کے بھی خاتم ہیں۔ لہٰذا یہ احتمال باقی نہ رہا کہ آپ ﷺ نبوت مستقلہ کے تو خاتم ہوں، مگر آپ کی پیروی سے نبوت جاری رہے۔ نہیں ! بلکہ آپ ﷺ اشخاص انبیا کے خاتم اور ان کی تعداد کے تکمیل کنندہ ہیں۔ نصِ قرآنی اسی تعداد کے ختم ہونے اور اس سلسلہ کے اختتام کا اعلان کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔[4]

مستقل اور غیر مستقل نبوت کی حقیقت

قادیانی کا نبوت کو نبوت بالاصالۃ (بلاواسطہ) اور نبوت بنتیجہ اتباع (بالواسطہ) میں تقسیم کرنا کہ انبیاے سابقین کی نبوت بلاواسطہ اور مستقل تھی اور میری نبوت غیر مستقلہ اور اتباع نبوی کا ثمرہ ہے، محض سخن سازی ہے۔ نص قرآنی نے ایسی کوئی تقسیم نہیں کی ۔ دلیل قطعی کے کوئی چیز لائق التفات نہیں۔ یہ صرف قادیانی کی اپنی اختراع ہے۔ دین سماوی میں اس کا کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ منصب نبوت صرف اور صرف عطیہ خداوندی ہے۔ کسب و محنت اور اتباع سے ہر گز حاصل نہیں ہوتی۔

رسول اور نبی میں فرق کا مسئلہ

رسول اور نبی کے درمیان نسبت تباین نہیں ہے۔ "وکان رسولاً نبیا۔[5] میں دونوں جمع ہیں اور ان دونوں کے درمیان نسبت مساوات بھی نہیں۔ اسی طرح : وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ ۔[6] میں دونوں کے بالمقابل ذکر کیا۔ پس جب یہ دونوں نسبتیں نہیں ہیں تو کوئی اور نسبت ہو گی اور وہ نسبت آیت خاتم النبیین میں مستفاد ہوتی ہے کہ نبی عام ہے اور رسول خاص۔[7] یعنی اگر نبی اور رسول کے درمیان تساوی کی نسبت ہوتی تو یہاں اسم ظاہر لانے کی بجائے

---

[3] کشمیری، خاتم النبیین، 5۔

[4] کشمیری، خاتم النبیین، 5۔

[5] مریم19: 51۔

[6] الحج22: 52۔

[7] کشمیری، خاتم النبیین، 11 ۔

ضمیر لائی جاتی۔ خاتم النبیین کی بجائے خاتمھم فرمایا جاتا۔ کلمہ ظاہر اسی نکتہ کے لیے لایا گیا تاکہ کلمہ عموم سے ہر قسم کی نبوت کا اختتام سمجھا جائے۔ لہٰذا لفظ خاتم النبیین سے ہر قسم کی نبوت عامہ (تشریعہ و غیر تشریعہ) کے منقطع ہونے کی صراحت کردی گئی ہے۔

تعدادِ اشخاصِ انبیا کی خاتمیت

آپ ﷺ اشخاص انبیا کی تعداد کے خاتم ہیں اس لیے خاتم الانبیاء ہیں نہ کہ کسی اور لحاظ سے۔ جس طرح بالغ مردوں کے حق میں آپ ﷺ کی ابوت منقطع ہے، اسی طرح امت کے بالغ مردوں میں نبوت کی بھی کوئی قسم باقی نہیں رہی۔ توارث اور استفادہ بھی باقی نہ رہا۔ البتہ آپ ﷺ کی شخصی نبوت قائم و دائم ہے، کیونکہ مورث خود موجود ہے۔ حدیث کے مطابق انبیا اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔[8] اسی بناء پر فرمایا: وازواجه امهتهم۔[9] پس دیگر تعلقات کو باقی رکھا مگر سلسلہ نبوت کو باقی نہیں رکھا۔[10]

لفظ متبنی کی بجائے ابوت کا ذکر

آیت میں بظاہر ابوت کی بجائے متبنی کو باطل کیا جاتا کیونکہ نزول آیت کے وقت آپ ﷺ کا کوئی فرزند زندہ نہیں تھا۔ یعنی لفظ متبنی کی بجائے ابوت کا ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ چونکہ قادیانی روحانی طور پر سلسلہ ابوت کو جاری سمجھتے ہیں جو کہ اجرائے نبوت کے مناسب ہے۔ جبکہ تقدیر خداوندی میں اجرائے نبوت نہیں بلکہ آپ ﷺ پر نبوت کا اختتام مقدر ہے۔ اس وجہ سے لفظ متبنی کی بجائے لفظ ابوت کا ذکر کیا گیا ہے۔[11]

عہدے کا خاتمہ

لفظ "ختم" کا استعمال عرف لغت میں اشخاص کے ساتھ زیادہ مناسب ہے اور لفظ "انقطاع" وصفِ رسالت و نبوت کے سات انسب ہے نہ کہ اشخاص کے ساتھ۔ لفظ "ختم" ما قبل کے امتداد کو چاہتا ہے اور یہ امر انقطاع کے مفہوم میں معتبر نہیں۔ پس قرآن نے فرمایا وہ اشخاص (جنھیں نبی کہا جاتا تھا) ختم ہوئے اور حدیث: "**حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا المُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا**

---

[8] فتح الباری، 6: 352۔

[9] الاحزاب 33: 6۔

[10] کشمیری، خاتم النبیین، 12۔

[11] کشمیری، خاتم النبیین، 12۔

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ"۔[12] نے بتایا کہ یہ عہدہ ہی باقی نہیں رہا۔[13]

ختم کا مدلول

لفظ "ختم" کے مدلول کا تعلق ما قبل سے ہے نہ کہ مابعد سے۔ پس مدلولِ آیت کے مطابق آنحضرت ﷺ کا جو تعلق انبیاے کرام سے ہے وہ تمام تر خاتمیت کا تعلق ہے اور یہ تعلق انبیاے سابقین سے ہے نہ کہ بعد میں آنے والے نبیوں سے۔ انبیاے سابقین کو آپ ﷺ کی زیر سیادت رکھا گیا کیونکہ کسی پیشرو کا بعد میں آنے کی اتباع کرنا مؤخر الذکر کی سیادت و کمال کو زیادہ واضح کرتا ہے، بنسبت اس کے بر عکس۔ یعنی انبیاے سابقین بمنزلہ رعیت کے ہیں اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ بمنزلہ سلطان الانبیاء کے ہیں۔[14]

محاورات اور قراءتوں کا حاصل

محاورات لغت میں لفظ "خاتم" خواہ تا کے کسرہ کے ساتھ ہو جس کے معنی ختم کنندہ کے ہیں یا تا کے فتح کے ساتھ ہو جس کے معنی وہ چیز جس سے کسی چیز کو ختم کیا جائے۔ دونوں صورتوں میں "خاتم القوم" کی ترکیب میں یعنی جب کہ یہ لفظ کسی جماعت کی طرف مضاف ہو تو آخری فرد کے سوا کسی اور معنی کے لیے نہیں آتا۔ اصل لغت یہ ہے کہ "خاتم" بالکسر کے معنی ہیں "انجام و اختتام تک پہنچانے والا" کیونکہ اسم فاعل صیغہ صفت ہے۔ "خاتم" بالفتح کے معنی ہیں "وہ شخص جس کے ذریعہ کسی کو انجام و اختتام تک پہنچایا جائے" کیونکہ یہ اسم ہے نہ کہ صفت۔ لفظ خاتم فتح اور کسرہ کے ساتھ دونوں قراتیں متواتر ہیں اور حاصل دونوں قراتوں کا ایک ہی ہے یعنی "آخری نبی" یا "انبیاء کرام کی جماعت کا آخری فرد" اس کے علاوہ باقی سب تعبیرات فروعی ہیں۔ بعض مفسرین نے امام لغت ابو عبیدہ سے نقل کیا ہے کہ "خاتم بالکسر اصل ہے" یعنی اس مقام میں مرجع مراد اور ملک علام کے کلام کا حقیق مقصود مدعا یہ ہے کہ آں حضرت ﷺ نبیوں کے ختم کنندہ ہے۔ معالم التنزیل میں آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعہ نبوت کو ختم کر دیا، امام عاصم کی قراءت میں خاتم بفتح تا بطور اسم ہے، یعنی آخری نبی اور دوسروں کی قراءت میں خاتم بکسر تا ہے، صیغہ اسم فاعل ہے کیونکہ آپ ﷺ نے نبیوں کی تعداد کو ختم کر دیا۔ لہذا آپ ان کے ختم کنندہ ہیں۔ ابن عباس رضی

---

[12] محمد بن عیسی الترمذی، سنن الترمذی (مصر: مکتبۃ مصطفی البابی الحلبی)، رقم الحدیث: 2272۔

[13] کشمیری، خاتم النبیین، 17۔

[14] کشمیری، خاتم النبیین، 19 ۔

اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی مراد یہ ہے کہ اگر مجھے آپ ﷺ کے ساتھ نبیوں کے سلسلہ کو ختم نہ کر دینا ہوتا تو میں اپ ﷺ کو ایسا بیٹا عطا کرتا جو نبی ہوتا۔[15]

اعلانِ ختمِ نبوت

آیت خاتم النبیین ختم انبیا اور ختم نبوت کے اعلان کے لیے نازل ہوئی ہے۔ انبیاے سابقین میں سے ہر پہلا نبی اپنے مابعد آنے والے نبی کی خبر دیتا رہاہے، لیکن اب یہ بتادیا گیاکہ آئندہ کسی نئے نبی کی آمد منتظر نہیں ہے۔ یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی کے ساتھ ابوت کا تعلق نہیں رکھتے، بلکہ اس کی بجائے رسالت و ختم نبوت کا تعلق رکھتے ہیں، کہ یہ تعلق دائمی ہے اور یہ کلام بذاتِ خود مربوط ہے، اس کا ربط ابوتِ معنویہ کے اثبات پر موقوف نہیں اور شاید مردوں کی تخصیص اس امر کے پیش نظر ہے کہ بچوں اور عورتوں میں نبوت نہیں اس لیے صرف مردوں کا ذکر کیا گیا۔[16]

ذاتی کمال

آپ ﷺ کا خاتم ہونا آپ ﷺ کے مخصوص فضائل و کمالات میں سے خود آپ ﷺ کا اپنا ذاتی کمال ہے۔ اس کے حصول کا امت سے کوئی واسطہ نہیں، جب کہ مرزا قادیانی کے عقائد کے مطابق آپ ﷺ کا خاتم ہونا مرزا کے "امتی نبی" ہونے پر موقوف ہے، ورنہ آپ ﷺ کی خاتمیت نعوذ باللہ باطل ہو جائے گی، یعنی مرزائیوں کے مطابق خاتم النبیین کے معنی "اکمل النبیین" ہیں۔ اس عقیدہ کی تردید میں کشمیری فرماتے ہیں کہ اُمت کا آپ ﷺ سے صرف اتنا تعلق کافی نہیں کہ آپ ﷺ کے کمال خاتمیت کا اعتقاد رکھا جائے بلکہ یہ عملاً تعلق کا تقاضا کرتی ہے اور وہ یہ کہ تا قیامت آپ ﷺ کی رسالت و نبوت سے وابستگی۔ اگر خاتم النبیین کے معنی اکمل النبیین کے ہوں تو گویا صرف یہی نہیں کہ معاذ اللہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے بلکہ نئی شریعت بھی اُتر سکتی ہے اور نئی امت بھی بن سکتی ہے۔ یعنی آپ ﷺ کی خاتمیت کا اعتقاد ایک امر ذہنی ہے، جو آئندہ نئی نبوتِ تشریعیہ کے بھی منافی نہیں لہٰذا عملی طور پر بھی تا قیامت آپ ﷺ کی اکملیت (ختم نبوت) کو مانا جائے۔[17]

القاب

آپ ﷺ بطور کنیت کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ بطور لقب رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ اسی لیے یہ نہیں فرمایا: "**ولکن رسول اللہ و نبیاً خاتم النبیین**" کیونکہ یہ پورا عنوان لقب نہیں تھا۔ گویا قرآن مجید نے اصحاب جمل کی طرح لقب ارشاد فرمایا ہے اور یہ لقب محض تاخر زمانی کی بناء پر اتفاقی نہیں بلکہ کسی اہم خصوصیت کا آئینہ دار ہے۔ یعنی چونکہ

---

[15] کشمیری، خاتم النبیین، 40-41۔

[16] کشمیری، خاتم النبیین، 44۔

[17] کشمیری، خاتم النبیین، 45۔

آپ ﷺ آخری زمانہ میں تشریف لائے محض اس تاخر زمانی کو بتانے کے لیے یہ لقب نہیں ہے بلکہ مراد الٰہی یہ ہے کہ ہم نے سلسلہ نبوت خاتم الانبیا ﷺ پر ختم کر دیا ہے۔[18]

خاتم المحدثین کے استعمال کی بحث

مقولہ "حضرت شاہ عبد العزیز خاتم المحدثین تھے" پر قیاس کرتے ہوئے قادیانی نے کہا کہ جس طرح شاہ عبد العزیز کے خاتم المحدثین ہونے کا یہ معنی نہیں کہ ان کے بعد کوئی محدث نہیں اسی طرح آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اس کے جواب میں کشمیری فرماتے ہیں کہ "اس مقولہ میں بھی خاتم المحدثین بمعنی آخری محدث کے ہی ہیں، مگر اس اطلاق اور محاورہ کی وجہ یہ ہے کہ کوئی شخص خصائص اور کمالاتِ مخصوصہ کا ختم کنندہ ہوتا ہے اسی لیے اس پر خاتم کا اطلاق کر دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ بھی ملحوظ رہے کہ اطلاق کنندہ کو نہ تو مستقبل کے حال کی تحقیق ہوتی ہے نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہی اسے غیب کا علم ہے، بلکہ وہ صرف اپنی معلومات اور تجربہ کی بنیاد پر یہ فقرہ استعمال کرتا ہے۔ یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں شخص محدثی ختم کر گیا اور اس جیسا کوئی محدث نہیں آئے گا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص نبوت ختم کر گیا اب اس جیسا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ کیونکہ پہلی چیز فضائل کسبیہ میں سے ہے اور اس میں اشتراک بکثرت ہے جبکہ نبوت کمالات وہبیہ میں سے ہے محض عطائے خداوندی ہے۔ یہ اخبار بالغیب کا باب ہے اس میں ظن و تخمین کے ساتھ بات نہیں کر سکتے۔[19] لہٰذا محاورہ اہل عرف اور محاورہ حضرت حق تعالیٰ کے باہمی فرق کو سمجھنا چاہیے۔

ختم زمانی

اس نکتہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خاتم سے مراد ختم کمالات نہیں بلکہ ختم زمانی ہے۔ ختم کمالات کو لفظ "خاتمیت" کے ساتھ تعبیر کرنا قرآن کریم کا عرف ہرگز نہیں۔ یعنی باہمی تفاضل کے بیان میں وہ ہے جو آیت: تلک الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض[20] میں اختیار کیا گیا ہے۔ ختم کمالات کو بغیر کسی قید لگائے "خاتم" کہنا تاویل و تخریج کے تکلف کا محتاج بناتا ہے۔ پوری امت مرحومہ نے خاتم سے ختم زمانی سمجھا نہ کہ ختم کمالات۔ اگر خدا تعالیٰ کی مراد فقط ختم کمالات ہوتی، جیسا کہ قادیانی ملاحدہ کہتے ہیں، تو اس لیے لازم آئے گا کہ تیرہ سو سال تک "خاتم النبیین" کا صحیح مفہوم معاذ اللہ "معنی قول در بطن قائل کا" مصداق رہا۔[21]

---

[18] کشمیری، خاتم النبیین، 49۔

[19] کشمیری، خاتم النبیین، 52۔

[20] البقرۃ2: 153۔

[21] کشمیری، خاتم النبیین، 56۔

نزولِ عیسیٰ خاتمیت مصطفوی کے منافی نہیں

نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں، کیونکہ کسی نئے شخص کو تو نہیں لایا گیا بلکہ خاتم النبیین ﷺ سے پہلے کے ایک شخص کا دوبارہ لانا ہوا اور یہ ختم نبوت کے منافی نہیں، بلکہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد سلسلہ انبیا کا کوئی نیا فرد باقی نہیں رہا، اس لیے تکرار واعادہ کی ضرورت ہوتی۔ خاتم کی خاتمیت اس امر کو مقتضی نہیں کہ پہلے کے سب لوگ مر کر فنا ہو گئے، جیسا کہ آخر المہاجرین کا لفظ پہلوں کے فنا کو مستلزم نہیں۔[22]

خلاصہ بحث

سید انور شاہ کشمیری نے بیسیوں کتابیں تصنیف فرمائیں، جن میں خاتم النبیین آپ کی زندگی کی آخری یادگار اور نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ اس میں ختم نبوت اور آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں مرزا قادیانی کے الحاد وزندقہ اور کفر وارتداد کی تردید کی گئی ہے۔ آیت خاتم النبیین کی اس شرح میں کئی تفسیری نکات بیان کیے گئے ہیں کہ یہاں سلسلہ ابوت کی نفی اور ختم نبوت کا اثبات ہے۔ جب آپ کی ابوت منقطع ہے تو توارث اور استفادہ بھی باقی نہ رہا۔ آں حضرت ﷺ اجرائے نبوت کے لیے نہیں بلکہ ختم نبوت کے لیے ہیں۔ اشخاص انبیا علیہم السلام کے خاتم اور آخری فرد ہیں۔ منصب نبوت محض وہبی ہے کسبی نہیں ہے، جو اتباع نبوی کا ثمرہ ہو۔ انبیا اپنی قبور میں زندہ ہوتے ہیں، جب آپ موجود ہیں تو کوئی اور نبی ہرگز نہیں آسکتا۔ خاتم ہونا آپ ﷺ کے خاص کمالات میں سے اور آپ کا ذاتی کمال ہے۔ آپ ﷺ بطور کنیت کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ بطور لقب رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں۔ خاتم سے مراد ختم کمالات نہیں بلکہ ختم زمانی ہے۔ نزول عیسیٰؑ آیت خاتم النبیین کے منافی نہیں ہے۔

---

[22] کشمیری، خاتم النبیین، 118۔